تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا ترجمان

ماہنامہ

انٹرنیٹ گزٹ

المنار

جلد نمبر: 4

فروری: 2014

شمارہ: 2

ایڈیٹر: مقصود الحق

نائب ایڈیٹر: آصف علی پرویز، رانا عبدالرزاق

مینیجر: سید نصیر احمد

Taleem-Ul-Islam College
Old Students
Association - U.K

53, Melrose Road,
London, SW18 1LX.
Ph. : 020 8877 5510
Fax: 020 8877 9987
e-mail:
ticassociation@gmail.com

المنار ہر ماہ باقاعدگی سے جماعت احمدیہ کی مرکزی ویب سائٹ alislam.org پر upload کر دیا جاتا ہے۔ آپ گزشتہ شمارے دیکھنا چاہیں تو Periodicals کے حصّہ میں جا کر ان کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ المنار کو ہمیشہ آپ کی آراء کا انتظار رہتا ہے۔ (ادارہ)

قال اللہ تعالیٰ

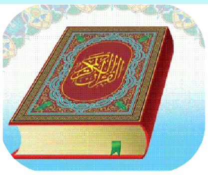

رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَآۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ○ رَبَّنَا وَٱبۡعَثۡ فِيهِمۡ رَسُولًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيهِمۡۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ ○ (البقرہ:۱۲۹-۱۳۰)

اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذریّت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار اُمّت (پیدا کردے)۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جُھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اور اے ہمارے ربّ! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور اُن کا تزکیہ کردے۔ یقیناً تُو ہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ۔

(حضرت) عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) جب زمین پر نزول فرما ہوں گے تو وہ شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر ۵۵۰۸)

کلام الامام

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اصلاحِ نفس کی طرف بھی توجہ دیں، اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اصلاحِ معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں اور اس اصلاح اور پیغام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں جس کا منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا تھا۔ پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یومِ مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، ورنہ تو ہماری صرف کھوکھلی تقریریں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 2011)

بمناسبت یوم مصلح موعود

”جاؤ کھیلو! اللہ تمہیں پڑھائے گا“

ہم بٹالہ سے قادیان جارہے تھے۔ نہر پر ایک سکھ ملا جو قادیان سے آرہا تھا اس نے کہا آج عجیب بات دیکھی ہے کہ حضرت صاحب کا ایک لڑکا تالاب کے پاس لڑکوں سے کھیل رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پاس سے گزرے، آواز دی محمود ادھر آؤ! جب قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: ”اچھا محمود! اگر تم وہی ہو جس کی خبر خدا نے مجھ کو دی ہے تو جاؤ کھیلو اللہ تمہیں پڑھائے گا۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کی یہ روایت بیان کرنے کے بعد اردو کلاس میں فرمایا:

”اب مصلح موعودؓ کی تصنیفات ہیں، آپ کی کتابیں، آپ کی تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر عظیم نشان ہیں۔ ملائکۃ اللہ اور نظامِ نو بہت عظیم الشان کتابیں ہیں آپ کی، اور بہت بڑے عالم کی لکھی ہوئی کتابیں لگتی ہیں لیکن دسویں فیل تھے مگر مسیح موعود کی بات صرف پوری ہی نہیں ہوئی بلکہ غیروں کے لئے ایسا نشان ہے کہ ان کا منہ بند کردے۔ غیر مبائعین کہتے ہیں کہ انہوں نے خوامخواہ ایک نیا سلسلہ شروع کردیا ہے خلافت کا، یہ وہ بیٹا ہی نہیں ہے جس کی خوشخبری ملی تھی، بعد میں کوئی اور پیدا ہونا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے یہ فرمایا تھا اور ایک سکھ کی گواہی ہے کہ اگر تم وہی ہو تو جاؤ اللہ تمہیں پڑھادے گا۔ پڑھا دیا ہے کہ نہیں؟ ان کے مقابل پر ان کے جو بڑے بڑے علماء ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں رہی۔“ (الفضل 30 دسمبر 2002)

اللہ تعالیٰ سے محبت

آپ (حضرت مصلح موعودؓ) کو اللہ تعالیٰ سے کتنی محبت تھی، اسلام کے لئے کتنی تڑپ تھی اس کی مثال کے لئے ایک واقعہ لکھتی ہوں:

عموماً شادیاں ہوتی ہیں، دولہا دُلہن ملتے ہیں تو سوائے عشق و محبت کی باتوں کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ مجھے یاد ہے کہ میری شادی کی پہلی رات بے شک عشق و محبت کی باتیں بھی ہوئیں، مگر زیادہ تر عشقِ الٰہی کی باتیں تھیں۔ آپ کی باتوں کا لُبِ لباب یہ تھا اور مجھ سے ایک طرح عہد لیا جارہا تھا کہ میں ذکرِ الٰہی اور دعاؤں کی عادت ڈالوں۔ دین کی خدمت کروں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عظیم ذمہ داریوں میں آپ کا ہاتھ بٹاؤں۔ بار بار آپ نے اس کا اظہار فرمایا کہ میں نے تم سے شادی اسی غرض سے کی ہے اور میں خود بھی اپنے والدین کے گھر سے یہی جذبہ لے کر آئی تھی۔

ٹہلنے کی عادت

(حضرت مصلح موعودؓ کو) ٹہلنے کی عادت تھی اور یہ عادت آپ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آئی تھی۔ گھنٹوں ٹہلتے ہوئے پڑھتے اور لکھتے رہتے۔ کمرے کے اندر ہی اتنا ٹہل لیتے تھے کہ اگر ناپا جائے تو کئی میل بن جاتا۔ عموماً ٹہلتے ٹہلتے سردیوں میں گرم جرابوں کی ایڑیاں گھس جاتیں اور رفو کرنی پڑتیں، لیکن دوسرے دن ان کا پھر وہی حشر ہوتا۔

زمیندارہ سے دلچسپی

زمیندارہ سے دلچسپی خاندانی چیز تھی۔ سب پیشوں میں سے آپ کو یہی پسند تھا اور اکثر اس کا اظہار فرماتے تھے کہ میری خواہش ہے کہ میرے بچے دِین کی خدمت کریں اور ساتھ زمیندارہ کریں۔ آزاد پیشہ ہے۔ اس کے ساتھ خدمت دین کی طرف پوری توجہ دے سکتے ہیں۔ (حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت مصلح موعودؓ کے مضمون سے ماخوذ از ماہنامہ خالد جون 2008)

مکتوب مبارک حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

30.12.2013

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب
صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکی طرف سے دو لاکھ روپے کے برابر رقم کا چیک اور خط ملا ہے جس میں آپ نے تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی طرف سے امسال طلبہ فنڈ میں ابتک 6 لاکھ روپے پیش کئے جانے کی اطلاع دی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ طلبہ کی امداد کے لئے رقوم پیش کرنے والے احباب کو اس کی بہترین جزا دے اور ان کے اموال و نفوس میں بہت برکت عطا فرمائے۔

والسلام
خاکسار
[signature]
خلیفۃ المسیح الخامس

تعلیم الاسلام اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے نئے عہدیداران

(28-01-2014)

بخدمت مکرم و محترم مبارک احمد صدیقی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ ہر طرح خیریت سے ہوں گے۔

سالانہ تقریب کے موقعہ پر عہدیداران کے انتخابات بھی ہوئے۔ ممبران کا مشورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل منظوری عطاء فرمائی ہے:

صدر	مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب
نائب صدر	مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب
جنرل سیکریٹری	مکرم رفیق اختر روزی صاحب
سیکریٹری تجنید	مکرم رانا عبدالرزاق صاحب
سیکریٹری مال	مکرم سلیم الحق خان صاحب
سیکریٹری اشاعت	مکرم مقصود الحق صاحب
سیکریٹری تقریبات وضیافت	مکرم مرزا عبدالرشید صاحب

اللہ تعالیٰ آپ کے لئے اور باقی سب کے لئے یہ تقرری بہت بہت مبارک کرے اور آپ سب کو بہت احسن رنگ میں مقبول خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار

عطاء المجیب راشد

انتخابِ سخن

ازکلام: پروفیسر مبارک عابد

اے فضلِ عمر تیرے اوصاف کریمانہ
یاد آکے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ
ہر روز تو تجھ جیسے انسان نہیں لاتی
یہ گردشِ روزانہ یہ گردشِ دورانہ
عابد ہے دعا میری محمود کے مقصد کو
دنیا میں ملے جلدی ہر نصرتِ شاہانہ

☆☆

تم ہو میری دنیا میں چاند جیسے دریا میں
کتنے دُور رہتے ہو کتنے پاس لگتے ہو
گاہ تم برستے ہو گاہ تم ترستے ہو
خود ہی ابر لگتے ہو خود ہی پیاس لگتے ہو
دفعتاً تمہارے بھی ہونٹ کپکپاتے ہیں
تم بھی دردِ فرقت سے رُوشناس لگتے ہو

☆☆

حرفوں میں وہ پل ہم نے سموئے بھی بہت تھے
پر آپ سے بچھڑے تو روئے بھی بہت تھے
وہ اشک تھے آنکھوں میں کہ دِکھتا ہی نہیں تھا
گو دُکھ کے گہر ہم نے پروئے بھی بہت تھے

☆☆

سال میں اِک بار بھی گر آپ مِل جایا کریں
جو زمانہ دے ہمیں سب زخم سِل جایا کریں
اُن کی آنکھوں کی نمی میں کوندتی ہیں بجلیاں
آدمی کیا چیز ہے کہسار ہِل جایا کریں
تو نہ آئے، مسکرائے، حُسن بکھرائے اگر
کس طرح پھر باغ مہکیں پھول کِھل جایا کریں

☆☆

خلافت جو میرا حوالہ ہوا
مرے ہر عمل میں اجالا ہوا
ہر اِک بات ابرِ بہاراں ہوئی
ہر اِک لفظ پھولوں کی مالا ہوا
مرے نکتہ چینوں کی اِک نہ چلی
مرا ہر طرف بول بالا ہوا

☆☆

سردیوں کی دھوپ ہو تم گرمیوں کی چاندنی
ہر کسی موسم میں تم ہی صبح پُر انوار ہو
آخرِ شب جب تری خاطر دعا کرتے ہیں ہم
آنکھ میں موتی ہوں رخساروں پہ ان کا ہار ہو

☆☆

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی سالانہ تقریب

☆ 25 جنوری 2014 کو تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی سالانہ تقریب بیت الفتوح کے طاہر ہال میں منعقد ہوئی، جسے حضور انور نے ازاہ شفقت اپنی بنفسِ نفیس شمولیت سے رونق بخشی۔ سالانہ تقریب کے انعقاد کی اطلاع جملہ ممبران کو پہلے سے دے دی گئی تھی۔ چنانچہ دُور ونزدیک سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے ممبران ایسوسی ایشن نے اپنی اس سالانہ تقریب میں ذوق وشوق سے شرکت کی۔

☆ حضور انور کے تشریف لانے پر کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ مسعود اقبال صاحب نے کی، جس کے بعد مکرم عطاء الاعلیٰ ظفر صاحب نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنّم سے پیش کیا۔ مکرم ومحترم عطاء المجیب راشد صاحب نے

سال 2013 کے دوران تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی مساعی کی رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد حضور انور نے ممبران ایسوسی ایشن سے خطاب فرمایا۔ (حضور انور کا یہ خطاب المنار کے آئندہ شمارے میں شامل اشاعت کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ)

☆ خطاب اور دعا کے بعد حضور انور نے تعلیم الاسلام کالج کے سابق طلبہ اور مہمانوں کے درمیان موجود رہ کر عشائیہ میں شرکت فرمائی۔ عشائیے کے بعد نمازِ عشاء کی ادائیگی کے لئے وقفہ ہوا۔ جس کے بعد حضور انور از راہ شفقت دوبارہ طاہر ہال میں تشریف لائے اور سابق طلبہ کی دو ٹیموں کے درمیان ہونے والا مقابلہ بیت بازی اور کالج کے سابق طلبہ اور MTA کی ٹیم کے مابین باسکٹ بال کا ایک دلچسپ دوستانہ میچ مشاہدہ فرمایا۔

☆ جس کے بعد ممبران ایسوسی ایشن اور اراکین مجلس عاملہ کو حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹوز میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور انور بہت پُرلطف اور خوشگوار ماحول میں کم وبیش پون گھنٹہ سابق طلبہ کے درمیان رونق افروز رہے، جس نے حاضرین کے دلوں کو خوشی اور انبساط

سے بھر دیا۔ حضور انور کی پُرشفقت و پُرمحبت موجودگی نے اسے ایک بہت ہی خوشگوار اور یادگار مجلس بنادیا۔

☆ اس سالانہ تقریب کے آخر میں ایسوسی ایشن کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ عہدیداران کے انتخاب کے لئے حضور انور نے امیر گھانا مکرم ومحترم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب کو مقرر فرمایا تھا، ان کی معاونت مکرم رانا مشہود احمد صاحب (جنرل سیکریٹری جماعت احمدیہ یوکے) نے کی۔ عہدیدارن کے انتخاب اور دعا کے بعد تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی سالانہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

الوداعیہ تقریب (منعقدہ 3 فروری 2014)

تلاوت اور نظم کے بعد (ایسوسی ایشن کے قائمقام جنرل سیکریٹری) مکرم عطاء القادر طاہر صاحب نے کہا، آج کی یہ تقریب جس میں محدود پیمانے پر مہمانوں کو مدعو کیا گیا ہے اس لئے منعقد کی جارہی ہے تا کہ ہم تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی سابقہ مجلس عاملہ کو الوداع اور نئی مجلس عاملہ کو خوش آمدید کہہ سکیں۔ علاوہ ازیں یہ تقریب مکرم محترم عطاء المجیب راشد صاحب جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایسوسی ایشن کے صدر کے طور پر گزشتہ 6 سال خدمت کی توفیق عطا فرمائی، ان کے اعزاز میں اور ایسوسی ایشن کے نئے صدر مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب کو خوش آمدید کہنے کے لئے بھی منعقد کی جارہی ہے۔

بہت سے ممبران کی خواہش ہے کہ وہ اس تقریب کے حوالے سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کریں مگر وقت کی رعایت سے چند ایک ممبران کے لئے ہی ایسا کرنا ممکن ہوسکے گا۔ سب سے پہلے مکرم مقصود الحق صاحب نے کہا:

حاضرینِ محترم! وقت کا دھارا کبھی رکتا نہیں۔ برطانیہ میں ہماری اس ایسوسی ایشن کے قیام پر 6 سال مکمل ہو گئے۔ ایسا لگتا ہے جیسے یہ عرصہ پلک جھپکتے گزر گیا اور گویا یہ سب کچھ ابھی کل ہی کی بات ہے۔ 6 سال کا عرصہ جو ہم نے اپنی ایسوسی ایشن کے ساتھ گزارا، تعلیم الاسلام کالج میں بیتے دنوں کی طرح ہمارے ذہنوں پہ نقش رہے گا۔ جس کے بارے میں مکرم جمیل الرحمن صاحب نے کہا ہے:

بخشی ہے جس کی یاد نے ہر خواب کو دھنک　　جس کے خیال نے کبھی جھپکی نہیں پلک
انمٹ ہے لوحِ عمر پر جس کی ہر اک جھلک　　وہ رنگِ لازوال ابھی یاد ہے مجھے
وہ مکتبِ کمال ابھی یاد ہے مجھے

☆ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے گزشتہ 6 سالوں پر اُچٹتی ہوئی نظر ڈالیں تو ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایسوسی ایشن کی متعدد تقاریب میں از راہ شفقت تشریف لانا اور ہمارے درمیان موجود ہونا یاد آتا ہے۔ ان میں 2012 اور اب 2014 کی سالانہ تقریب میں حضور انور کی تشریف آوری اور خطاب سرفہرست ہے۔

☆ تعلیم الاسلام کالج کی روایت تھی کہ دنیا کے ماہرین علم وفن کو مدعو کر کے استفادہ کی مجالس منعقد ہوا کرتی تھیں۔ چنانچہ ہم نے برطانیہ میں کالج کی اس روایت کا احیاء پاکستان کے ممتاز شاعر جناب انور مسعود صاحب کے ساتھ ایک کامیاب شام کے انعقاد سے ہوتا ہوا دیکھا۔ بعد ازاں اس نوعیت کی ادبی شامیں مکرم طاہر عارف صاحب، مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب اور مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب کے ساتھ بھی منعقد ہوئیں۔

☆ پھر ہماری ایسوسی ایشن کو کالج کے رسالہ المنار کے احیاء کی توفیق ملنا بھی ہمارے گزشتہ 6 سال کی یادوں کا حصہ ہے۔

☆ اسی طرح مجلس علم وعمل کا قیام اور اس کے تحت 2 نعتیہ مشاعرے جن میں مکرم لئیق احمد عابد صاحب اور مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے بھی یاد رہیں گے مگر سب سے نمایاں مشاعرہ یقیناً وہی تھا جو برکاتِ خلافت کے عنوان سے گزشتہ عید الفطر کے اگلے روز محمود ہال میں منعقد ہوا، جسمیں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور اسے رونق اور برکت بخشی۔

☆ گزشتہ سالوں کی یادوں کے ذکر میں برطانیہ کے جلسہ سالانہ پر منعقد ہونیوالی دو خصوصی تقاریب بھی یاد رہیں گی جن میں دیگر ممالک سے آنیوالے کالج کے سابق اساتذہ اور طلبہ بڑے ذوق وشوق سے شامل ہوئے اور کالج کی یادوں کو تازہ کیا۔ ان مواقع کی یادگار گروپ تصاویر ہمیں ان get togeathers کی یاد دلاتی رہیں گی۔

☆ اسی طرح ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام برطانیہ کے 3 مقامات کے تفریحی اور معلوماتی وزٹ بھی گزشتہ سالوں کی یاد کے طور پر ہماری یادوں میں زندہ رہیں گے، جن میں آکسفورڈ، کیمبرج اور آئل آف وائٹ کے پُرلطف اور یادگار سفر شامل ہیں۔

☆ کھیلوں کے پروگراموں میں نیشنل والی بال ٹورنامنٹ کے دوران ایسوسی ایشن کی ٹیم اور U.K کی مجلس عاملہ کا دلچسپ نمائشی میچ اور حال ہی میں منعقد ہونے والی سپورٹس ریلی کے دلچسپ مقابلے بھی بیتے دنوں کی خوشگوار یاد دلاتے رہیں گے۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کالج کے سابق طلبہ کو پاکستان کے غریب احمدی طلبہ کی امداد کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ حضور انور کے اس ارشاد پر عمل کرتے ہوئے ہماری ایسوسی ایشن کو ہر سال پہلے سے بڑھ کر امدادِ طلبہ میں رقوم پیش کرنے کی توفیق ملنا بھی گزشتہ سالوں میں ہماری ایسوسی ایشن پر ہونے والے خدا تعالیٰ کے فضلوں میں شامل ہے۔

☆ حضور انور نے تعلیم الاسلام کالج کے سابق طلبہ کے بچوں کے متعلق فرمایا تھا کہ ان میں شوق پیدا کرنے کیلئے ان کی پسند کے کوئی پروگرام بنانے چاہئیں تا کہ ان کو بھی احساس رہے کہ جو نیکیاں ہمارے بڑوں نے جاری رکھنے کا عہد کیا اسکو ہم نے بھی پورا کرتے رہنا ہے۔ چنانچہ حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں گزشتہ سال ایسوسی ایٹ ممبرز کے لئے ایسے پروگرام کی طرح ڈالی گئی، جسمیں سابق طلبہ کے 20 بچے شامل ہوئے۔ جس کے بعد منعقد ہونے والے دیگر پروگراموں مثلاً سپورٹس ریلی وغیرہ میں بھی ان ایسوسی ایٹ ممبرز کی شمولیت کا سلسلہ جاری رہا۔

☆ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالثؒ) نے المنار کے اجراء کے موقع پر فرمایا تھا کہ زندگی مسلسل جستجو کا نام ہے اور اپنے سے پہلوں کی جستجو کے حوالے سے ہماری بھرپور کوشش ہونی چاہئے کہ جس حالت میں ہم نے دنیا کو پایا، اس سے بہتر حالت میں چھوڑ کر جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سنہری اصول پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد مکرم سید حسن خان صاحب نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے مکرمی امام صاحب کے ساتھ قریباً دو سال کام کرنے کا موقع ملا۔ محترم امام صاحب نے میری جس طرح راہنمائی کی بلکہ میرے سپرد کام میں سے آدھے سے زیادہ کام بھی خود ہی کر دئے، میں ان کی شفقت اور گرانقدر راہنمائی کو بھلا نہیں سکتا۔ تعلیم الاسلام کالج کے سابق طلبہ کی ایسوسی ایشن کا جو پودا برطانیہ میں لگا، مکرم امام صاحب نے اس کی آبیاری بھی کی اور دن رات محنت اور دعائیں بھی کیں۔ آپ نے جس طرح ایسوسی ایشن کو چلایا ہے اللہ تعالیٰ نئے عہدیداران کو بھی اسی طرح کام کرنے کی توفیق دے۔ مکرم امام صاحب کی راہنمائی میں المنار کے اجراء کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ دنیا کے بہت سے ملکوں میں یہ رسالہ بہت شوق سے پڑھا جاتا ہے۔

مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب نے اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

میرے پیشرو بھائیوں نے مختصر مگر جامع طور پر اکثر باتوں کا ذکر کر دیا ہے، جس کے بعد اگرچہ کوئی گنجائش باقی نہیں رہی لیکن میری بھی خواہش تھی کہ محترم امام صاحب کا میں ذاتی طور پر بھی شکریہ ادا کروں۔ ایسوسی ایشن کے حوالے سے جو ذمہ داری میرے سپرد ہوئی تھی اگرچہ اسے ادا کرنے کے قابل خود کو نہیں سمجھتا تھا مگر حضور کی دعائیں تھیں اور مکرم امام صاحب کی شفقت اور رہنمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطاء فرمائی۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ امام صاحب نے کس طرح ایک ایک بات بتائی اور سمجھائی اور پھر ساتھ کے ساتھ اس کے بارے میں راہنمائی کرتے رہے۔ الغرض جو سنہری اصول آپ نے ہمیں بتائے اور سکھائے وہ ایک قیمتی اثاثہ ہیں، خدا تعالیٰ ہمیں ان سے ہمیشہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

اس کے بعد مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب نے کہا کہ میرے بھائیوں نے اس تقریب کے حوالے سے جن خیالات کا اظہار کیا ہے یقیناً میرے بھی وہی جذبات ہیں۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں

کہ ہمیں جس درسگاہ سے تعلیم حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہے اس سے خلفائے سلسلہ کو بھی نسبت رہی ہے۔ ہماری سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ اگرچہ بعض اور ملکوں میں بھی ٹی آئی کالج کے سابق طلباء کی ایسوسی ایشنز قائم ہیں مگر برطانیہ میں مقیم ہونے کی وجہ سے ہمیں خدا کے فضل سے حضور کی براہ راست راہنمائی کا شرف حاصل ہے۔ مکرم ومحترم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لنڈن کو جہاں جماعتی خدمت کے بہت سے اعزازات حاصل ہیں، جن کی فہرست بہت لمبی ہے وہاں آپ کو تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے پہلے صدر ہونے کا ایک مزید اعزاز حاصل ہوا ہے اور ہماری اس ایسوسی ایشن کو برطانیہ میں مضبوط بنیادوں پر منظم کرنے کی توفیق خدا کے فضل سے انہیں ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم حضور کے ارشادات کی روشنی میں اسے اور آگے لے جانے والے ہوں۔ الوداعی تقاریب کے مواقع پر عموماً ایک اداس سا ماحول پیدا ہوجایا کرتا ہے لیکن آج ہم کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہونے پائے، کیونکہ امام صاحب ہمارے ساتھ ہیں، یہیں ہیں اور ہم اکثر ان کو اپنے درمیان پائیں گے اور آپ سے مستفیض ہوتے رہیں گے۔ چونکہ آج کی یہ شام مکرم امام صاحب کے نام ہے اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ محترم امام صاحب جیسے مناسب سمجھیں اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

مکرم ومحترم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے فرمایا:

یہاں آنے سے پہلے میرا خیال تھا کہ بڑی چھوٹی سی مجلس ہوگی اور کوئی قصائد وغیرہ نہیں ہوں گے۔ آپ نے یہاں کچھ اور ہی ماحول بنا دیا ہے۔ یہی خیال تھا کہ چھوٹی سی تقریب ہونی چاہئے اور کچھ اس جذبے سے آپ نے اس خیال کو پیش کیا کہ میں انکار نہ کرسکا۔ بہر حال اکٹھے مل بیٹھنے کا ایک موقع بن گیا ہے اللہ کے فضل سے، تو میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ہمیشہ ہی سب سے پہلے ہوتا ہے اور سب سے آخر بھی اللہ تعالیٰ ہی کا شکریہ ہوتا ہے۔ ابھی یہاں اس بات کا اظہار ہوا کہ کیسے جلدی سے یہ چھ سال گزر گئے۔ ان میں ماشاء اللہ کام کرنے کا موقع ملا تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے شروع سے آخر تک ہر موقع پر مدد بھی کی، راہنمائی بھی کی، پردہ پوشی بھی کی، تو اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے۔ اس کے بعد میں حضور کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ حضور نے اس ایسوسی ایشن کو جس طرح مالی پودا لگا کر اس پر نظر رکھتا ہے، شاخ تراشی کرتا ہے، پانی دیتا ہے، گوڈی کرتا اور نظر رکھتا ہے کہ پودا مرجھائے نہیں، سرسبز رہے، بڑھتا رہے اور پھول و پھل لائے، حضور نے بھی قدم بہ قدم ہمیں مختلف جہتوں کی طرف توجہ بھی دلائی، ہمیں بیدار بھی کیا، یاددہانی بھی کرائی، ہماری راہنمائی بھی کی بلکہ راہنمائی کے علاوہ حضور نے ایک ایسا نمونہ ہمارے لئے قائم کیا ہے کہ جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت انور مسعود صاحب کے ساتھ ایک شام کا پروگرام بنا یہ ہمارے اندازے اور قیافے سے بہت بڑھ کر بات تھی اور غالباً اتنا بڑا اجتماع یہاں کبھی نہیں ہوا۔ خود انور مسعود صاحب بھی جب ہال میں داخل ہوئے تو انہوں نے طاہر ہال کو نظر اٹھا کے دیکھا تو حیران رہ گئے اور پھر سٹیج پر نظر پڑی تو جیسے کہتے ہیں کہ اس سے کچھ دب سے گئے، کہ ہیں! اتنے شاندار سٹیج پر مجھے بلایا جارہا ہے۔ بعد میں جب کھانے پر بیٹھے تو انہوں نے اعتراف کیا کہ مجھے صرف ایک جگہ نظر آتی ہے جہاں حاضرین کی تعداد آج کی اس مجلس سے کچھ زیادہ ہوا اور وہ لاہور میں الحمرا میں منعقد ہونے والا ایک مشاعرہ ہے۔ لاہور تو خیر گڑھ ہے پاکستانیوں کا، شعروشاعری کے عاشق لوگوں کا، تو وہاں چند ہزار کا مجمع ہوجانا کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ بیرونی دنیا میں، میں نے اتنا بڑا اجتماع، اتنی توجہ سے سننے والے لوگ اور اتنی برجستہ داد دینے والے کسی جگہ نہیں دیکھے۔ تو یہ سب اللہ تعالیٰ کی مدد، حضور کی راہنمائی، توجہ اور مدد سے ہوا۔ تفصیل میں نہیں جاتا، یہ سارا پروگرام حضور کے ارشاد پر ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک حرکت پیدا ہوگئی اور اس نے گویا اس ایسوسی ایشن کو یہ سبق دیا کہ یہ بیٹھے رہنے والوں کی نہیں کام کرنے والوں کی تنظیم ہے۔ چنانچہ اس کے بعد پھر مجلس علم وعمل بھی بنی اور باقی کاروائیاں بھی ہوئیں جن کا کچھ ذکر ہم نے ابھی سنا ہے۔ اس نقطہ آغاز سے لیکر اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدم آگے بڑھے اللہ تعالیٰ کا احسان بار بار یاد آتا ہے۔ اور حضور نے جس طرح ہماری راہنمائی کی اور ہمارے لئے رستے بتائے اور یاددہانی بھی کرائی شفقت اور دلداری بھی فرمائی اس کے لئے بھی میں حضور کا بیحد شکر گزار ہوں۔

پھر اس کے بعد میں آپ سب بھائیوں کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں جو مجلس عاملہ کے ممبر رہے ہیں۔ ویسے تو اس ایسوسی ایشن کا ہر ممبر ہی ایک لحاظ سے مجلس عاملہ کا ممبر ہے کیونکہ جب وہ شامل ہوتے ہیں، کام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس عاملہ بن جاتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور ایسوسی ایشن کے تمام ممبران کا اور بالخصوص مجلس عاملہ کا۔ ہمیں اندازہ ہے کہ کافی ہمت کرنی پڑتی تھی اور کافی زور لگانا پڑتا تھا کہ سب کو اٹھایا جائے تو کسی موقع پر اگر کوئی بات میں نے غلط کردی ہو یا کسی کو پسند نہ آئی ہو تو میں اس کی بیحد معذرت چاہتا ہوں لیکن میرے دل میں ہمیشہ یہ تمنا رہی اور آج بھی ہے کہ ایسوسی ایشن کا قدم ہمیشہ آگے سے آگے بڑھنا چاہئے۔ انگریزی زبان میں ایک چھوٹا سا محاورہ ہے کہ "There is always room at the top" کسی تنظیم، کسی جماعت یا کسی بھی حلقے میں کبھی کوئی آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے جو کرنا تھا کرلیا یا جہاں تک ہم نے پہنچنا تھا پہنچ گئے۔ تو میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے، آپ سب نے مل کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو کام کرنے کی توفیق پائی وہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔

ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری منزلیں ابھی بہت دور ہیں، بہت اونچی منزلیں ہیں جن کی طرف ہم نے جانا ہے۔ حضور کے ارشادات کو پڑھکر دیکھیں ہمیں نظر آتا ہے کہ حضور جس موقع پر بھی خطاب فرماتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ حضور ایک دو اور آگے کی منزلوں کی نشان دہی فرما دیتے ہیں۔ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ نے رسالہ المنار جاری کردیا، مجلس علم وعمل بنا دی، طلباء کے امدادی فنڈ میں حصہ ڈال دیا، حضور نے تو اب اگلی منزلوں کی نشاندہی کردی ہے کہ جماعت کی دوسری تنظیموں کے جو کام ہیں ان میں بھی مدد کریں اور افریقہ کے ملکوں میں بھی امدادی کام کریں۔ حضور نے فوراً اگلی راہیں ہمارے لئے کھول دی ہیں کہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے جو کام کرلئے ہیں تو کوئی بہت بڑا معرکہ مار لیا ہے۔ منزلیں تو آگے ہیں۔ جماعت کے لحاظ سے **وسّع مکانک** کی ایک بشارت ہے، اسی طرح ترقی کی بھی بشارتیں ہیں اور یہ معاملات آگے سے آگے بڑھنے ہیں۔ میں اپنے ساتھی سارے طلباء ممبران ایسوسی ایشن کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو بہت جزا دے۔

مجھے یاد ہے کہ بعض ممبران نے تو اس قدر ہمت، جذبے اور شوق سے اور جذبہ اطاعت سے کام کیا ہے کہ بے اختیار دل سے دعا نکلتی تھی اب بھی نکلتی ہے اور آئندہ بھی ان کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ فرض کو اپنا فرض سمجھ کر اور اس کام کو اپنا ذاتی کام سمجھ کر انہوں نے جس طرح کام کیا ہے وہ قابل رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مجلس عاملہ میں ایسے ایسے نمونے یاد آتے ہیں اور اس وقت بھی میرے ذہن پر نقش ہیں جنہوں نے واقعی بے مثال کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکے ایمان واخلاص میں بھی ترقی دے اور باقیوں کے ایمان واخلاص میں بھی ترقی دے، سب کو توفیق دے کہ ہم ایک مٹھی کی طرح بن کر اور اطاعت کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو نبھاتے چلے جائیں۔

اب برادرم مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر بنے ہیں اور حضور نے انکی منظوری عطا فرمائی ہے، آپ ان کے ساتھ پوری طرح تعاون کریں۔ یہ اطاعت کا میدان ہے، قربانی اور ہمت کرنے کا میدان ہے، اس میں آپ سارے پہلے کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ کر ہمت اور تعاون کریں جس طرح اس سے پہلے آپ اس عاجز کے ساتھ کرتے رہے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اس تنظیم نے بہت ترقیات کرنی ہیں اور جس طرح آج آپ ذکر کررہے ہیں کہ گزرنے والے چھ سالوں کا پتہ ہی نہیں لگا، میں دیکھتا ہوں کہ آئندہ چھ سال کے بعد جب آپ بیٹھیں گے یا جو بھی یہاں پر ہونگے وہ کہیں گے کہ پچھلے بارہ سالوں کا پتہ نہیں لگا اور ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں۔ اس طرح انشاء اللہ آگے سے آگے منزلیں طے ہوتی چلی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے، بے انتہا اجر دے۔ میری دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں اور میں مجلس کے ایک ادنیٰ ممبر کے طور پر آپ کے ساتھ رہوں گا، جہاں بھی میری ضرورت ہو اس کے لئے حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس کی توفیق دے آپ کو بھی ہمت اور توفیق دے۔ مکرم مبارک صدیقی صاحب نئے صدر مقرر ہوئے ہیں اللہ انہیں ہمت، طاقت اور توفیق دے۔ ان کی راہنمائی کرے، انہیں حضور کے اشاروں پر چلنے کی توفیق دے۔ اس مجلس کے کام کو ایسے رنگ میں منظم کریں اور ترقی دیں کہ اسی تیزی کے ساتھ مجلس کے قدم آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔

میں آپ سب بھائیوں کا ایک بار پھر دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ سے دعا کی بھی درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ربوہ کا سفر

(پروفیسر محمد شریف خان)

یادوں کے جمگھٹے میں 28 نومبر سے 12 دسمبر 2013 تک کا عرصہ ربوہ کے پاکیزہ ماحول میں گزارنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ شہر پر ملکی صورتِ حالات کی گہری چھاپ تھی، جو گلیاں اور سڑکیں معروف تھیں اور ان پر ہمارا روز کا آنا جانا تھا جگہ جگہ روکوں اور ناکوں نے انکی شناخت مشکل بنا دی ہے۔ دھول، مٹی اور بھیڑ سے بچ کر منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لئے لامحالہ رکشے یا ٹیکسی کی مدد لینا پڑی۔ کرائے امریکہ کے ریٹ پر بتائے جاتے، دارالصدر سے گول بازار تک دوسو سے تین سو روپے!

سوائے چند سڑکوں کے جنکی دیکھ بھال جماعت کر رہی ہے عام سڑکوں اور گلیوں کا حال ناگفتہ بہ اور انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار! بیس، تیس سال پہلے بنی پختہ سڑک کے آثار کہیں کہیں نظر پڑتے۔ جب سواری ان پختہ ''ٹوٹوں'' سے جمپ لگا کر ٹوٹے حصوں پر اترتی تو عجیب انداز سے اس تیزی سے ہچکولے لیتی کہ اندر بیٹھی سواری کا ''اندر پیٹا'' ہِل ہِل جاتا، خدا خدا کرتے سفر ختم ہوتا!

جدید سہولتوں (لِفٹ، صاف ستھرے ڈائننگ ہال، چاک و چوبند کارندوں، بہترین کھانوں، صاف ستھرے attached باتھ رومز، نرم و گرم بستروں) سے مزیّن دارالضیافت کی عالیشان بلڈنگ میں قیام سے ٹوٹی سڑکوں پر سفر کی کُلفت منٹوں میں دور ہو جاتی۔

ربوہ کا یہ سفر اگرچہ ذاتی نوعیت کا تھا تاہم موقع غنیمت جانتے ہوئے عزیزم مکرم پروفیسر شاہد احمد صاحب باجوہ سے درخواست کرنے پر کالج کے colleagues سے ملاقات کی صورت نکل آئی۔ چنانچہ 8 دسمبر کو دارالضیافت میں احباب کی طرف سے دعوت میں مکرم و محترم پروفیسر رفیق احمد ثاقب صاحب (کیمسٹری)، مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب (اُردو)، مکرم شاہد احمد باجوہ صاحب (انگریزی)، مکرم ظفر عباس صاحب (اُردو)، مکرم منور شمیم خالد صاحب (سیاسیات)، مکرم عبدالجلیل صادق صاحب (انگریزی)، مکرم نیّر اعجاز بیگ صاحب (انگریزی)، مکرم وقار حسین صاحب (کیمسٹری)، مکرم مبارک احمد طاہر صاحب (فلاسفی)، مکرم ایوب اقبال صاحب (عربی)، مکرم ادریس احمد صاحب (فزکس) اور مکرم طارق احمد صاحب سدھو (زوالوجی) نے شرکت فرمائی۔ کچھ نئے احمدی چہروں سے بھی شناسائی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب دوستوں کو 15 سال پہلے جس طرح چھوڑا تھا ویسے ہی قانع، خوش و خرم، اور صحت مندی کے ساتھ بڑھاپے کی وادیوں میں اُترتے پایا۔ محترم ثاقب صاحب اور عابد صاحب کے سوا دیگر سب احباب سر اور ریش سیاہ و سفید کئے ہوئے تھے۔ ہومیو ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر مرحوم کی طرح بالوں کو مسلسل سیاہ رکھنا ہر کہہ و مہہ کے بس میں کہاں؟ جوانی کا جانا تو اپنے اختیار میں نہیں، بالوں پر تو زور چلتا ہی ہے نا!

اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو خوش و خُرّم رکھے، ان میں سے اکثر بچوں کی ذمہ داریوں سے فارغ ہو کر جماعتی کاموں میں مگن ہیں۔ بچے ماشا اللہ ڈاکٹر، انجینئر، فارمیسٹ وغیرہ بن کر جاب کر رہے ہیں یا چند سالوں میں تعلیم مکمل کیا چاہتے ہیں۔ کچھ احباب پوتوں اور نواسوں کی رونق میں آنند کی زندگی گزار رہے ہیں۔ الغرض ملاقات اچھی رہی، پرانی یادیں تازہ ہو گئیں۔ کہتے ہیں اُترتے بڑھاپے میں انسان اپنا زیادہ تر وقت ماضی کی جنت کی یادوں میں گزارتا ہے۔

المنار نامہ

❀ ہمیشہ کی طرح منفرد، دلچسپ، معلومات سے پُر اور تعلیم الاسلام کالج میں بیتے دنوں کی یادیں تازہ کرنے والے المنار کا تحفہ، سال کا آخری شمارہ ملا۔ سبھی کچھ اچھا لگا، خصوصاً چوہدری محمد علی صاحب کے مجموعہ کلام ''اشکوں کے چراغ'' سے منتخب کردہ اشعار بہت پُراثر اور دلنشیں تھے۔ ان کا کلام بلا شبہ بہت بلند پایہ اور طیّب کلام ہے۔ جملہ المنار فیملی کو نئے سال کی مبارکباد!

(شاہد رضوان خان)

❀ المنار کے مطالعاتی سفر میں بیتے دنوں کی یادوں سے گزرنا اچھا لگا۔ کالج کے سابق طلبہ جو، اب بڑھاپے کی جانب گامزن ہیں المنار انہیں پھر سے عہدِ جوانی میں پہنچانے کی عظیم خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ 1962-63 کے گروپ فوٹو نے یادوں کے دریچے سے ماضی کے بہت سے چہروں سے ملاقات کروادی اور غور کرنے کا موقع فراہم کیا کہ وقت کا دھارا ہمارے اندر کیسے کیسے جسمانی، روحانی اور ذہنی تغیّرات برپا کر گیا ہے۔

(ذکریا داؤد)

❀ ''جستہ جستہ'' کے زیرعنوان جنوری کے شمارے میں محترم پروفیسر محمد شریف خان صاحب کا نوٹ نظر سے گزرا جس میں مکرمی خان صاحب نے خاکسار کی طرف سے استعمال کردہ ''مادری مضمون'' کی اصطلاح پر اپنی خوشگوار حیرت کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ درست ہے کہ ''مادری مضمون'' کا محاورہ اردو میں رائج نہیں۔ اسی لئے اسے بریکٹس میں لکھا تھا۔ بتانا یہ مقصود تھا کہ محترم خان صاحب اپنے مضمون میں (مادری زبان کی طرح) مکمل مہارت رکھتے ہیں اور انہیں زوآلوجی پر بڑا عبور حاصل ہے۔

اس بات سے متفق ہوں کہ جانوروں میں اچھی عادات بھی ہوتی ہیں۔ مگر کیا صرف ایک صفت کی وجہ سے کوئی جانور شریف کہلائے گا؟ جیسے سانپ کا ڈسنے سے پہلے ششکارنا۔ سانپ عموماً ایک خطرناک اور موذی جانور ہی سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیلی مولویوں کو ''سانپ کے بچو'' کہہ کر متنبّہ فرمایا۔

ایسے جانور بھی ہیں جن میں اچھی اور بری دونوں صفات ہوتی ہیں۔ جہاں یہ ارشاد مبارک ملتا ہے کہ جس گھر میں کتے ہوں وہاں فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا، وہاں حضرت بابا بلّھے شاہ اپنے ایک شعر میں ''کُتّے تینتھوں اُتّے'' کہہ کر کتے کی وفاداری کی صفت اجاگر کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں حفاظت اور جرائم کی روک تھام میں کتوں کا استعمال اپنی جگہ ایک مثبت پہلو اپنے اندر رکھتا ہے۔ جبکہ کچھ معاشروں میں کتے کو ایک گندا جانور سمجھا جاتا ہے اور اس کے برعکس مغربی ممالک میں کتے کی شان ہی کچھ اور ہے۔ اسی طرح اگرچہ شیر کی بہادری مشہور ہے مگر حضرت مصلحِ موعودؓ نے شیر کو ہر چھوٹے بڑے جانور کو دیکھ کر غرّانے کی عادت کو پسند نہیں فرمایا۔ اس تناظر میں سانپ جیسے 'شریف' جانور کو چودھویں صدی کی ارذل ترین مخلوق سے ملانے پر بھینی بھینی خوشبو والی ناراضگی اور اپنی کتاب پر اشفاق احمد مرحوم کے ریمارکس کہ ''آپ پاکستان کے بڑے سانپوں نواز شریف اور بے نظیر کو تو چھوڑ ہی گئے'' پر محترمی خان صاحب کی خوشنودی نے بہت محظوظ کیا۔ اللہ ان کے رشحاتِ قلم سے تادیر مستفیض ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

(ملک محمد مسیح الدین شاہد)

❀ چند ہفتوں سے رسالہ المنار کے باقاعدہ مطالعہ کا آغاز کیا ہے۔ مختصر مگر نہایت دلچسپ اور معلومات سے پُر کاوش بہت پسند آئی۔ پہلی بار آپکو لکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید قبولیت کا مقام عطا کرے۔ آمین۔ دو غزلیں ارسال کر رہا ہوں۔

(اطہر حفیظ فراز۔ مربی سلسلہ کلاس والا)

ذرّوں کی کہانی - آصف کی زبانی

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات (آصف علی پرویز)

دوست: کیا میں آپکو آپکا وعدہ یاد دلاؤں کہ آپ پروفیسر عبدالسلام مرحوم کی بعض تحقیقات کے بارے میں بتائیں گے۔

آصف: کیوں نہیں۔ مجھے اپنے وعدے کا پاس ہے۔ لیکن کیا خیال ہے کہ ان کے خاندان اور بچپن سے نہ شروع کروں۔ میں یہ عرض کردوں کہ انشاءاللہ بہت سے واقعات بیان کروں گا جو یا تو تحریر شدہ ہیں یا میں نے ان کے بھائی محترم چوہدری عبدالرشید صاحب (جو لندن میں مقیم ہیں) سے براہ راست سنے ہیں۔ اس لئے تمام تفاصیل مصدقہ ہیں۔ تو کیوں نہ میں آپ کے نانا جان حضرت نبی بخشؓ سے شروع کروں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ممتاز صحابی تھے۔ بیعت کرنے والوں میں آپ کا نمبر 181 ہے۔

دوست: یقیناً یہ ان کی شبانہ دعائیں ہی تھیں جن کی قبولیت کے نتیجہ میں بالآخر آپ کے نواسے عبدالسلام کی پیدائش ہوئی جنہوں نے سائنس کی دنیا میں بہت بڑا مقام حاصل کیا۔

آصف: آپکے والد محترم کا نام محمد حسین صاحب تھا۔ آپ بہت ہی صاحب توکل بزرگ تھے۔ آپ نے خواب میں رہنمائی پاتے ہوئے قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی۔ آپ تربیت اولاد پر بہت زور دیتے تھے اور انہیں ہر آن اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے۔ آپ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے عشق تھا۔ آپ جب بھی کسی کاغذ پر دستخط کرتے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے کیونکہ آپ کے نام میں محمدؐ آتا تھا۔ اس طرح آپ حضرت مسیح موعود کا یہ شعر بطور دعا پڑھتے رہتے۔

اہل وقار ہوویں، فخر دیار ہوویں | با برگ و بار ہوویں، اک سے ہزار ہوویں

دوست: آپ کو یاد ہوگا کہ جب 1969ء میں MSc کی پہلی کلاس تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں شروع ہوئی تو پروفیسر عبدالسلام صاحب نے اپنے والد کی یاد میں محمد حسین سکالرشپ کا آغاز فرمایا تھا۔

آصف: آپ نے خوب بات یاد دلائی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے میں اپنے نمبروں کی وجہ سے اس سکالرشپ کے ملنے کیلئے پرامید تھا۔ اگرچہ وہ تو مجھے نہیں ملا تاہم میں تحدیث نعمت کے طور پر عرض کروں کہ مجھے اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی جانب سے لقمان سکالرشپ عطا فرمایا گیا جس کا ذکر الفضل مطبوعہ 19 مارچ 1970ء میں محترم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب صدر شعبہ طبیعات نے بعنوان "لقمان سکالرشپ" کیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

دوست: مجھے علم ہے کہ سلام صاحب چار سال تک انگلستان میں بھی مقیم رہے اور یہاں آپ نے سو سے زیادہ لیکچر دیے اور نوجوانوں اور بچوں کی تربیت میں نمایاں حصہ لیا۔ اب پروفیسر عبدالسلام کی پیدائش کے بارے میں کچھ بتائیے۔

آصف: آپ کے ابا جان بیان کرتے ہیں کہ 3 جون 1925ء کو مسجد میں مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے آخری رکعت میں قرآن کریم کی یہ دعا پڑھی:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۝

(الفرقان:۷۵)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔

تو انہیں کشف میں ایک لڑکا پکڑا دیا گیا جس کو انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ نام دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس کا نام عبدالسلام ہے۔ 29 جنوری 1926ء کو آپ کی پیدائش موضع سنتوکھ داس (حال ضلع ساہیوال) میں ہوئی۔

دوست: میں تو ہمیشہ سے یہ ہی سمجھتا تھا کہ آپ جھنگ سے ہیں اور آپ شاید پیدا بھی وہیں ہوئے تھے۔

آصف: آپ کی پیدائش اور اپنے کشف کا ذکر آپ کے ابا جان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت ایک خط میں لکھا اور نام رکھنے کی درخواست کی تو حضورؓ نے فرمایا:

"جب خدا تعالیٰ نے خود ہی نام رکھ دیا ہے تو ہم کیسے دخل دیں۔"

دوست: یوں لگتا ہے کہ آپ کا وجود ہی خدا تعالیٰ کی جانب سے ایک عظیم انعام تھا جسے خاص ذہانت عطا فرما کر پیدا کیا گیا تھا۔

آصف: آپ کی پیدائش کی اطلاع جب آپ کے ابا جان کے چچا میاں احمد بخش صاحب کو ملی تو اس وقت آپ ایک بچی عزیزہ امۃ الحفیظ کو لوری دے رہے تھے۔ انہوں نے پنجابی میں فی البدیہہ شعر پڑھے۔ کیا میں آپ کو سناؤں؟

دوست: کیوں نہیں پنجابی نظم تو استاذی المکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب بھی بہت دلچسپی سے پڑھیں گے۔

آصف: وہ شعر یہ ہیں۔

آپا آسیں تے کاکا لیاسیں تو جھولی بہہ کھڈائیں | متھا چمیں بودی چمیں تاڑی مار ہسائیں
ایہہ گل کر بندیاں سنتوکوں چٹھی آئیں | عبد السلام جو پیدا ہویا فضل کیتا رب سائیں
چنگا وار جمعے دا بھائی عبد السلام جو آیا | حمد کراں تے شکر کراں رب فضل دا مینہ وسایا

ترجمہ: آپا (سلام صاحب کی والدہ) آئیگی تو لڑکا لائیگی۔ تم اسے اپنی گود میں بٹھا کر اس سے کھیلنا۔ اس کا ماتھا اور سر چومنا اور تالی بجا کر اسے ہنسانا۔ سنتوکھ داس سے خط آیا ہے کہ عبدالسلام پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت ہی فضل کیا ہے۔ جمعہ کا روز بہت اچھا ہے کہ اس روز عبدالسلام پیدا ہوا ہے۔ اللہ کے اس فضل پر اس کی ہزاروں بار حمد اور کروڑوں بار شکر ادا کرتا ہوں۔ میرا سر بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہے اور میری کمر دوہری ہوئی ہے۔ وہ میرا سہارا بن کر آیا ہے۔ اللہ پاک اس کی عمر دراز کرے۔ وہ بہت بلند بخت والا ہوگا۔

دوست: کیا ہی محبت بھرا کلام ہے اور آخر میں دعائیہ رنگ میں پیشگوئی بھی ہے کہ عبدالسلام بہت بلند بخت والا ہوگا۔ کیا آپ کے پاس ان کی کوئی بچپن کی تصویر ہے۔

آصف: میں نے آپ کے صاحبزادے محترم احمد سلام صاحب جو میرے بڑے گہرے دوست ہیں سے اس کی درخواست کی تو انہوں نے بتایا کہ اس زمانے کی تصویر ان کے پاس نہیں ورنہ میں آپ کو ضرور دکھاتا۔

دوست: ان کے بچپن کی کچھ اور باتیں ہمیں بتائیے۔

آصف: یہ عجیب اتفاق ہے کہ آپ نے عام بچوں کی نسبت دیر سے بولنا شروع کیا۔ طبعاً آپ کے والدین اس کی وجہ سے فکر مند تھے۔ انہیں دنوں حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ جھنگ تشریف لائے۔ آپ کے والد نے ننھے سلام کو ان کی گود میں دیا اور عرض کی کہ سلام بولتا نہیں، اس کیلئے دعا کریں۔ آپ نے محبت بھرے پنجابی لہجے میں فرمایا: "او گنگلو تو بولتا کیوں نہیں"۔ پھر آپ نے نہایت رقت سے دعا کی اور فرمایا "یہ اتنا بولے گا کہ دنیا سنے گی۔"

دوست: اور واقعی آپ کی یہ بات کیسے اعلیٰ رنگ میں پوری ہوئی۔ دنیائے سائنس نے نہ صرف آپ کی زندگی میں آپ کی باتوں کو توجہ سے سنا بلکہ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کی تحقیقات سائنس دانوں کیلئے مشعل راہ ہیں۔

آصف: آپ کو یاد ہوگا کہ محلہ دارالرحمت غربی کی مسجد میں ہمیں بھی حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ سے دعا کی درخواست کرنے کے مواقع ملتے تھے اور آپ کے ساتھ نمازوں میں ملاقات ہوتی تھی۔

دوست: مجھے وہ زمانہ خوب یاد ہے۔

آصف: ڈاکٹر سلام صاحب کے ابا جان بچپن میں آپ کو سائیکل پر بٹھا کر مختلف فیکٹریاں دکھانے لے جاتے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ بچپن سے ہی آپ کے دماغ کو وسعت دی جائے۔

دوست: کیا آپ کے ابا جان نے آپ کے مستقبل کے بارے میں کوئی رویا دیکھے؟

آصف: آپ نے رؤیا میں ایک نہایت بلند درخت دیکھا جس کی شاخیں فضا میں بہت دور تک جارہی تھیں۔ آپ نے دیکھا کہ سلام اس درخت پر چڑھ رہا ہے اور بڑی پھرتی سے چڑھتا چلا جارہا ہے۔ یہ دیکھ کر میں ڈرا کہ معصوم بچہ ہے کہیں گر نہ جائے اور اسے زور سے آواز دینے لگا کہ سلام اب بس کرو اور نیچے اترو۔ بچہ میری طرف دیکھتا ہے اور مسکراتے ہوئے کہتا ہے کہ ابا جان فکر نہ کریں۔ یہ کہتے ہوئے پھر اوپر ہی چڑھتا چلا گیا اور پھر اتنی بلندی پر گیا کہ گویا نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

دوست: یقیناً یہ تو اس طرف اشارہ تھا کہ عبدالسلام ترقی کے انتہائی زینے طے کرے گا۔ دوسرا رؤیا کیا تھا؟

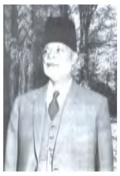

آصف: ایک دفعہ آپ نے رؤیا میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کو دیکھا کہ ایک دلفریب بیش قیمت خلعت کو نہایت چمکدار اور خوشنما نقرئی بٹن لگا رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر ہنستے ہوئے فرمایا کہ "عبدالسلام کیلئے خلعت تیار کیا جارہا ہے"۔

دوست: تو یہ غالباً اس طرف اشارہ تھا وہ ایک وقت میں آپکو سائنس کا سب سے بڑا یعنی نوبل انعام دیا جائے گا۔

آصف: آپ کی بات صحیح ہے۔ یہاں میں ایک واقعہ حلفاً بیان کرنا چاہتا ہوں تا کہ یہ بھی تاریخ احمدیت کا حصہ بن جائے۔ 1972ء کی بات ہے تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ فزکس کے اساتذہ اور MSc کے طلباء پروفیسر نصیر احمد خان صاحب مرحوم کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں ملاقات کیلئے قصر

خلافت ربوہ میں حاضر ہوئے۔ حضورؒ نے پروفیسر عبدالسلام صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ''آپ کو نوبل انعام ملے گا۔'' حضورؒ کا یہ ارشاد سات سال بعد 1979 میں پورا ہوا۔ فالحمدللہ۔ حضورؒ نے یہ بھی فرمایا کہ جب پروفیسر عبدالسلام صاحب کسی کانفرنس میں جاتے ہیں تو بڑے بڑے پروفیسر آپ کے اعزاز میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض کن اکھیوں سے یہ بھی اشارے کرتے ہیں کہ یہ وہ سائنس دان ہے جو اس زمانے میں بھی خدا کو مانتا ہے!

دوست: آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

آصف: آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو بچپن میں گھر میں پڑھایا۔ انہیں جلد ہی احساس ہو گیا کہ عزیزم سلام انتہائی ذہین بچہ ہے۔ وہ آپ کو نئی نئی کہانیاں سناتیں۔ اگر کبھی سلام کو پہلے سنائی ہوئی کہانی دوبارہ سنائی جاتی تو وہ فوراً بول اُٹھتا کہ یہ کہانی تو آپ مجھے پہلے ہی سنا چکی ہیں۔ ساڑھے چھ سال کی عمر میں آپ کو سکول میں داخل کرایا گیا۔ ہیڈ ماسٹر مکرم حافظ امین صاحب نے جائزہ لینے کے بعد ان کو پہلی کلاس کی بجائے چوتھی جماعت میں داخل کیا۔ جلد ہی آپ کلاس کے بہترین طالب علم بن گئے۔

دوست: اسے کہتے ہیں 'ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات'

آصف: آپ کے ابا جان نے عبدالسلام کی کلاس میں مقابلہ کا ایک دلچسپ طریق اختیار کیا۔ آپ سکول کے استاد کو کچھ رقم دیتے اور کہتے کہ کلاس میں پڑھائی کا مقابلہ کراؤ۔ جو بچہ اوّل آئے اسے یہ انعام دینا۔

دوست: میں اندازہ لگا سکتا ہوں کہ ضرور یہ انعام عزیزم سلام ہی جیتتے ہوں گے۔

آصف: آپ کا اندازہ بالکل صحیح ہے۔ تاہم کبھی کبھی دو ہندو طلباء بھی یہ انعام لیتے۔ ان میں ایک لڑکا تو مدرسہ میں چھابڑی فروش رام پیارا کا بیٹا تھا۔ چنانچہ اس طریق سے لائق طلباء میں خوب مقابلہ ہوتا تھا۔ عبدالسلام پانچویں سے آٹھویں جماعت تک اپنی کلاس میں اوّل آتے رہے۔ مڈل کے امتحان میں عبدالسلام ضلع جھنگ میں اوّل آئے لیکن صوبہ بھر میں آپ کا پانچواں نمبر تھا۔

دوست: آپ کے ابا جان تو یہ نتیجہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے ہوں گے۔

آصف: وہ پوری طرح خوش نہیں تھے۔ انہیں امید تھی کہ عبدالسلام پورے صوبہ پنجاب میں اوّل آئے گا۔ انہوں نے اوّل آنے والے طالب علم کے پرچے نکلوا کر عبدالسلام کے پرچوں سے موازنہ کرایا۔ دونوں کے پرچوں میں کوئی نمایاں فرق نہ تھا۔

دوست: کیا آپ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ملاقات کیلئے لے کر جاتے تھے؟

آصف: یقیناً۔ ایک دفعہ آپ انہیں لے کر، جب ان کی عمر بارہ یا تیرہ برس کی تھی، حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ لڑکا مڈل کے امتحان میں اول آیا ہے اور وظیفہ پر پڑھ رہا ہے۔ اب اس نے میٹرک کا امتحان دینا ہے۔ آپ اس کیلئے دعا کریں۔ حضورؓ نے فرمایا: ''میں اس لڑکے کے نوجوان کندھوں پر ایک پختہ عمر کے آدمی کا سر دیکھتا ہوں۔ اللہ نے چاہا تو یہ اول آئے گا اور ریکارڈ قائم کرے گا۔''

دوست: حضورؓ کے الفاظ کیسے اعلیٰ رنگ میں اللہ تعالیٰ نے پورے فرمائے۔ الحمدللہ۔

آصف: آپ کے ابا جان نے عبدالسلام کو نصیحت کی کہ بچو! آئندہ ہر امتحان میں اوّل آنا ہے۔

دوست: آپ نے اس کے بعد مزید تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

آصف: اتفاق سے انہی دنوں گورنمنٹ ہائی اسکول جھنگ کو انٹرمیڈیٹ کا درجہ دے دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے میٹرک سے لیکر ایف اے تک وہاں ہی تعلیم حاصل کی۔ 1940ء میں آپ نے میٹرک کا امتحان صوبہ بھر میں اوّل پوزیشن میں پاس کر کے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ آپنے 850 نمبروں میں سے 765 نمبر حاصل کئے۔ یعنی تقریباً 91 فیصد۔

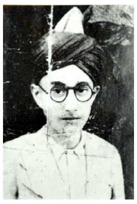

دوست: یہ جو پگڑی والی تصویر مجھے دکھا رہے ہیں یہ کس موقعہ کی ہے؟

آصف: یہ تصویر اس وقت کی ہے جب آپ نے میٹرک میں اول پوزیشن حاصل کی۔ لیکن کیوں نہ آپ کو دلچسپ بات بھی سنا دوں جو خود ڈاکٹر سلام صاحب نے بیان کی۔

دوست: کیوں نہیں!

آصف: آپ بیان کرتے ہیں کہ نتیجہ نکلنے سے ایک دن پہلے آپ حجام کی دوکان پر بال کٹوانے کیلئے گئے۔ اس نے آپ کو اپنے ایک شاگرد کے سپرد کیا۔ اس نے آپ کے بال اتنے چھوٹے کر دیئے کہ آپ کی 'ٹنڈ' نکل آئی۔ جسے چھپانے کیلئے انہوں نے پگڑی باندھ لی۔ یہ تصویر اخبار میں بھی چھپی جو آپ دیکھ سکتے ہیں۔

دوست: ایک اور دستار فضیلت بھی تو آپ نے اس وقت باندھی جب آپ کو نوبل انعام دیا گیا!

آصف: اس کا تفصیلی ذکر تو میں اپنے وقت پر کروں گا۔ انشاءاللہ۔ اس زمانہ میں بالعموم ہندو یا سکھ طلباء ہی اول آتے تھے اور ادھر عبدالسلام اوّل آئے وہ بھی جھنگ جیسے پسماندہ ضلع سے جہاں اس وقت بجلی بھی نہیں تھی اور عبدالسلام لالٹین کی روشنی میں پڑھتے تھے۔

دوست: آپ کو یاد ہوگا کہ ربوہ میں بھی جب بجلی بند ہوتی تھی تو ہمیں لالٹین کی روشنی میں ہی پڑھنا پڑتا تھا۔

آصف: مجھے خوب یاد ہے۔ میں تو چند سال سیرالیون (افریقہ) کے قصبہ باجے بو میں پڑھاتا رہا ہوں جہاں جماعت کا سکول تھا اور ہم لالٹین کی روشنی میں ہی پڑھا کرتے تھے۔

دوست: پڑھنے والوں کیلئے کم روشنی کوئی بہانہ نہیں!

آصف: یہاں میں آپ کو ان کے ابا جان کا ایک اور رؤیا بھی بتا دوں۔ آپ نے دیکھا کہ سر سکندر حیات صاحب گورنر پنجاب جو یونیورسٹی کے چانسلر بھی تھے، آئے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ عبدالسلام کہاں ہے۔ آپ نے اپنے گھر میں لگے ہوئے سب سے اونچے درخت کی چوٹی کی طرف اشارہ کیا جہاں عبدالسلام بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے غور سے دیکھا اور پھر چلے گئے۔

دوست: میں تو اس میں آپ کی مزید کامیابیوں کا اشارہ دیکھ رہا ہوں۔

آصف: 1939ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خلافت کو پچیس سال ہو گئے۔ جماعت نے تین لاکھ کی خطیر رقم حضورؓ کی خدمت میں پیش کی۔ چنانچہ آپ نے ذہین طلباء کے وظائف کیلئے یہ رقم مختص کر دی اور جلسہ سالانہ میں ان وظائف کا اعلان کیا۔ اتفاق سے اسی شام جماعت احمدیہ جھنگ کی ملاقات تھی۔ عبدالسلام اپنے ابا جان کے ساتھ تھے۔ آپ نے حضورؓ کی خدمت میں عرض کی کہ انشاءاللہ عبدالسلام یہ سارے انعامات حاصل کرے گا۔

دوست: کیا آپ کی یہ بات پوری ہوئی؟

آصف: ہوئی اور بڑی شان سے ہوئی جس کی تفصیل اپنے وقت پر بیان ہوتی جائے گی۔ میٹرک میں اوّل آنے پر وظیفہ کے علاوہ حضور انور کی طرف سے ایک سو روپیہ انعام سے بھی آپ کو نوازا گیا۔

دوست: کیا آپ نے انٹرمیڈیٹ بھی اسی کالج سے پاس کیا۔

آصف: اگرچہ آپ کے اتنے اعلیٰ نمبر تھے کہ لاہور کے کسی مشہور کالج میں داخلہ ملنا کوئی مشکل کام نہ تھا لیکن آپ نے جھنگ میں ہی مزید پڑھنے کا ارادہ کیا اور ریاضی۔ انگریزی، کیمسٹری، فزکس اور عربی (اختیاری) کا مضمون چنا۔ آپ کی عادت تھی کہ کالج ختم ہونے کے بعد آپ کالج میں ہی ٹھہر جاتے اور پڑھائی کرتے۔

دوست: کیا آپ محض ''کتابی کیڑے'' ہی تھے یا غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی دلچسپی لیتے!

آصف: سیکنڈ ائیر میں آپ کو کالج کے رسالہ ''چناب'' کا ایڈیٹر بنا دیا گیا۔ چنانچہ آپ کا اپنی زندگی کا پہلا مقالہ اسی رسالہ میں شائع ہوا۔

دوست: ضرور کوئی حساب کا مسئلہ ہوگا۔

آصف: جی نہیں۔ انکا پہلا مقالہ تھا کہ کب مرزا اسد اللہ خان غالب نے اپنا تخلص 'اسد' سے 'غالب' کیا۔ لازماً آپ کو اس کیلئے بہت تحقیق کرنا پڑی ہوگی۔ بعد میں یہی مقالہ مشہور رسالہ 'ہمایوں' میں شائع ہوا اور اس وقت کے اہل علم نے اس مقالہ کی بہت تعریف کی۔

دوست: کیا ایف اے میں انہوں نے اوّل آنے کی روایت برقرار رکھی۔

آصف: ایف اے میں بھی آپ پنجاب یونی ورسٹی میں اوّل آئے۔ آپنے 600 میں سے 555 نمبرات حاصل کئے یعنی 92.5% چنانچہ پنجاب یونی ورسٹی سے آپ کو 30 روپے اور جماعت احمدیہ کے جوبلی فنڈ سے آپ کو 45 روپے کے ماہوار وظائف دیئے جانے لگے اور کالج نے گولڈ میڈل بھی دیا۔

دوست: میں نے آپ کی اس شاندار کامیابی پر جناب عبدالرشید ارشد کی نظم پڑھی ہے۔ کیا میں اس کے چند اشعار آپ کو سناؤں۔

آصف: ضرور، ضرور!

دوست:

آؤ عزیزو آپ کو مژدہ سنائیں آج
ایف اے کے امتحان میں عبدالسلام فرسٹ
حیرت زدہ ہیں ممبران یونی ورسٹی
پنجاب کے ریکارڈ کو بھی دی ہے اب شکست
شاباش اے جواں مرد صاحب قوے
رہنا صدا حصول علم کے نشے میں مست
ارشد کی ہے دعا کہ سہل تر کرے خدا
ہوں تمہارے سب زمانے کے بلند و پست

دوست: بعد میں پروفیسر عبدالسلام صاحب نے اپنے اس کالج میں سائنس بلاک بنوایا جس کی تصویر آپ کو دکھا رہا ہوں۔

آصف: انشاءاللہ۔ اگلی ملاقات میں آپ کی تعلیم کے بارے میں مزید گفتگو کریں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اراکین مجلس عاملہ 13-2012ء
تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے (دائیں سے بائیں) مکرم سلیم الحق خان صاحب، مکرم خالد محمود صاحب، مکرم رفیق اختر روزی صاحب، مکرم رفیق حیات صاحب (امیر یوکے) سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب، مکرم ناصر جاوید خان صاحب، مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب، مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب
پیچھے کھڑے ہوئے (دائیں سے بائیں) مکرم مقصود الحق صاحب، مکرم رانا عبدالرزّاق صاحب، مکرم سیّد نصیر احمد صاحب، مکرم آصف علی پرویز صاحب، مکرم عطاء القادر طاہر صاحب

تعلیم الاسلام کالج کی ایک یادگار تصویر 1951ء (بشکریہ: مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب)